۱۔ اپنے دستور کا تعارف

آیئے، کچھ اعادہ کرلیں!

گزشتہ جماعتوں کی شہریت کی کتابوں میں ہم نے قوانین کی ضرورت کے بارے میں بہت سی باتیں سمجھ لی ہیں۔ خاندان، اسکول، اپنے گاؤں یا شہر کا کام کاج باقاعدگی اور آسانی سے چلانے کے لیے ہم قوانین اور ضابطوں پر عمل کرتے ہیں۔ ہر خاندان میں قوانین نہیں ہوتے لیکن خاندان کے افراد کو آپس میں کیسے رہنا چاہیے اس کے لیے کچھ ضابطے ہوتے ہیں۔ اسکول میں داخلے، یونیفارم اور پڑھائی کے سلسلے میں قوانین ہوتے ہیں۔ بہت سے مقابلوں کے بھی ضابطے اور قوانین ہوتے ہیں۔ ہمارے گاؤں یا شہر کے معاملات بھی تو قوانین کے مطابق چلتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ملک کے معاملات بھی قوانین کے مطابق چلتے ہیں۔ خاندان، اسکول، گاؤں یا شہر کے قوانین محدود نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن ملک کے قوانین یا ترمیمات (شقیں) وسیع نوعیت کی ہوتی ہیں۔

> کیا آپ کے ذہن میں بھی سوالات اُبھرتے ہیں جو سمیر اور سیما کے ذہن میں ہیں؟
>
> - ملک کے معاملات جن قوانین یا ضوابط کے مطابق چلتے ہیں وہ قوانین کہاں درج ہیں؟
> - یہ قوانین کون تیار کرتا ہے؟ کیا ان قوانین پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے؟

مندرجہ ذیل مواد میں دیکھیے کہ کیا آپ کو ان سوالوں کے جواب ملتے ہیں۔

دستور : مفہوم

ملک کے معاملات سے متعلق قوانین اور ترمیمات یکجا شکل میں جس کتاب میں درج ہوتے ہیں اسے 'دستور' یا 'آئین' کہتے ہیں۔ ملک کے کام کاج سے متعلق قوانین کی تحریری دستاویز یعنی دستور۔ عوام کے ذریعے منتخب کردہ نمائندوں پر مشتمل حکومت یا سرکار تشکیل پاتی ہے۔ حکومت پر لازم ہوتا ہے کہ وہ دستور میں درج قوانین کے مطابق ہی ملک کا کام کاج چلائے۔ دستور میں درج قوانین یا ترمیمات بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ حکومت دستور میں درج قوانین سے ٹکرانے والے دیگر قوانین نہیں بنا سکتی۔ اگر ایسا کیا تو عدلیہ اسے منسوخ کرسکتی ہے۔

دستور کے قوانین کے موضوعات :

دستور میں درج قوانین مختلف موضوعات کا احاطہ کرتے ہیں۔ مثلاً شہریت، شہریوں کے حقوق، شہریوں اور حکومت کے درمیان تعلقات، حکومت کی قانون سازی کے موضوعات، انتخابات، حکومت کے حدود اور حکومت کے اختیارات وغیرہ۔

دستور کے مطابق حکومت کا کام کاج چلانے کے اصول بہت سے ممالک نے اپنائے ہیں۔ اس کے باوجود مختلف ملکوں کے دستور کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے۔ ہر ملک کی اپنی تاریخ، ثقافت، سماجی ڈھانچا اور روایات الگ ہوتی ہیں۔ اسی لحاظ سے ان ملکوں کی ضروریات اور مقاصد متعین ہوتے ہیں۔ ہر ملک اپنی انہی خصوصیات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا دستور بناتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

امریکہ اور برطانیہ (انگلستان) کی حکومتوں کا کام کاج دستور کے مطابق چلتا ہے لیکن ان دونوں ممالک کے دستور الگ الگ ہیں۔ مثلاً امریکہ کا دستور ۱۷۸۹ء میں نافذ ہوا۔ یہ تحریری شکل میں ہے اور صرف سات نکات پر مشتمل ہے لیکن ۲۲۵ برس گزر جانے کے باوجود امریکہ کا حکومتی کام کاج اسی دستور کے مطابق چلتا ہے۔

برطانیہ کی تاریخ صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے۔حکومتی کام کاج کے قوانین یہاں روایات، رسم و رواج کی شکل میں ملتے ہیں۔اس کے باوجود ان پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ ۱۲۱۵ء میں ہونے والے میگنا کارٹا معاہدے کے بعد سے برطانیہ کا دستور فروغ پاتا گیا۔کچھ تحریری قوانین پر مشتمل ہونے کے باوجود برطانیہ کے دستور کا زیادہ تر حصہ غیر تحریری ہے۔

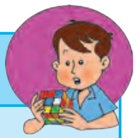

آیئے، کرکے دیکھیں۔

اپنی پسند کے کسی ایک ملک کے دستور کے بارے میں مندرجہ ذیل نکات کی مدد سے معلومات حاصل کیجیے:
ملک کا نام ، دستور سازی کا سال، دستور کی کوئی دو خصوصیات۔

دستور کی ضرورت:

دستور میں درج قوانین (شقوں) یا ضابطوں کے مطابق حکومتی کام کاج چلانے کے کئی فائدے ہیں۔

- حکومت کو قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنا کام کاج چلانا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اسے حاصل حقوق اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے امکانات کم ہوتے ہیں۔
- دستور میں شہریوں کے حقوق اور ان کی آزادیوں کا ذکر ہوتا ہے۔حکومت شہریوں کے ان حقوق کو چھین نہیں سکتی اس لیے ان کے حقوق اور آزادی محفوظ رہتی ہے۔
- دستور کے قوانین کے مطابق حکومت کا کام کاج چلانا قانون کی حکمرانی قائم کرنے جیسا ہے کیونکہ اس میں اقتدار کے ناجائز استعمال یا من مانی کی گنجائش نہیں ہوتی۔
- دستور کے مطابق حکومتی کام کاج کے پیش نظر حکومت پر عام انسان کے اعتبار میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ حکومتی کام کاج میں شریک ہونے کے لیے آمادہ ہوتا ہے۔حکومتی کام کاج میں عام انسان کی بڑھتی ہوئی شمولیت کی وجہ سے جمہوریت مضبوط ہوتی ہے۔
- دستور اپنے ملک کے سامنے کچھ سیاسی مثالیں پیش کرتا ہے۔اس سمت پیش قدمی کرنا اس ملک کے لیے لازم ہوتا ہے جس کی وجہ سے عالمی امن، تحفظ اور انسانی حقوق کی حفاظت کا ماحول تیار ہوتا ہے۔
- دستور میں شہریوں کے فرائض کا تذکرہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے شہریوں کی ذمہ داریوں کا بھی تعین ہوجاتا ہے۔

حکومتی امور یعنی کیا؟

حکومتی اُمور میں کن باتوں کا شمار ہوتا ہے؟

ملک کی سرحد کی حفاظت کرنا، بیرونی حملوں سے ملک کی حفاظت کرنے سے لے کر غریبی دور کرنا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا، تعلیم اور صحت سے متعلق خدمات، صنعتوں اور کارخانوں کو فروغ دینا، کمزور طبقات کا تحفظ، خواتین، بچوں اور ادی باسیوں کی ترقی کے لیے منصوبہ بندی کرنے تک کے بارے میں حکومت کو قانون سازی کرنا ہوتی ہے۔قوانین پر عمل آوری کے ذریعے سماج میں تبدیلیاں لانا پڑتی ہیں۔مختصر یہ کہ جدید دور میں حکومت کو خلائی تحقیق سے لے کر عوامی صفائی تک کے معاملات میں فیصلے لینے ہوتے ہیں۔اسی کو حکومتی اُمور/ کام کاج کہتے ہیں۔

دستور کا مفہوم اور اس کی ضرورت سمجھ لینے کے بعد اب ہم بھارت کی دستور سازی سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

دستور سازی کا پس منظر : بھارت کی دستور سازی کا کام ۱۹۴۶ء ہی میں شروع ہوچکا تھا۔تحریکِ آزادی کے رہنماؤں کا ماننا تھا کہ آزاد بھارت کا حکومتی کام کاج انگریزوں کے تیار کردہ دستور کے مطابق نہیں بلکہ بھارتیوں کے تیار کردہ دستور کے مطابق چلنا چاہیے۔لہٰذا بھارت کا دستور تیار کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جسے دستور ساز مجلس کہا جاتا ہے۔

دستور ساز مجلس : ہمارا ملک ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہوگیا۔اس سے پہلے ہمارے ملک پر انگریز حکومت کرتے تھے۔

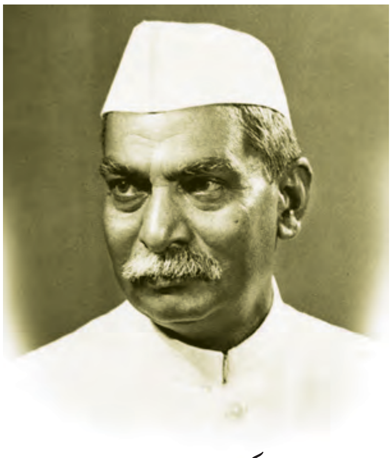

ڈاکٹر راجندر پرساد

انگریزوں نے انتظامی سہولت کے لحاظ سے ملک کو صوبہ بمبئی، صوبہ بنگال اور صوبہ مدراس ؛ ان تین علاقوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ان علاقوں کے انتظامی اُمور کی دیکھ بھال عوامی نمائندوں کے ذریعے کی جاتی تھی۔ کچھ علاقوں کے انتظامی اُمور مقامی راجاؤں کے ذمے تھے۔ ایسے علاقوں کو 'سنستھان' (خودمختار ریاست) اور ان کے منتظم کو 'حکمراں' کہا جاتا تھا۔ دستور ساز مجلس میں ان علاقوں اور خودمختار ریاستوں کے نمائندے شامل تھے۔ دستور ساز مجلس میں کل ۲۹۹/ اراکین تھے۔ ڈاکٹر راجندر پرساد دستور ساز مجلس کے صدر تھے۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی خدمات :

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر دستور ساز مجلس کی مسوّدہ کمیٹی کے صدر تھے۔ انھوں نے مختلف ملکوں کے دستور کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ انھوں نے دن رات سخت محنت اور غور و فکر کے بعد دستور کا مسودہ تیار کیا۔ اس مسودے کو دستور ساز مجلس میں پیش کیا گیا جس کی ہر دفعہ پر سلسلہ وار بحث کی گئی۔ کئی اصلاحات تجویز کی گئیں۔ دستور کے مسودے کو دستور ساز مجلس میں پیش کرنے، اس سے متعلق سوالوں کے جواب دینے، دستور ساز مجلس کے مشوروں کے مطابق مسودے میں تبدیلیاں کرنے اور اسے غلطیوں سے پاک کرنے کا کام ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے کیا۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر

بھارت کے دستور کی تیاری میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی خدمات کے پیش نظر انھیں بھارت کے 'دستور کا معمار' کہا جاتا ہے۔ مکمل دستور تحریری طور پر تیار ہونے کے بعد دستور ساز مجلس نے اس کی توثیق کی اور ۲۶/ نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ دستور تمام بھارتیوں پر نافذ ہوگیا۔ اسی لیے ۲۶/ نومبر 'یومِ دستور' کے طور پر منایا جاتا ہے۔

کتنا باعثِ فخر واقعہ ہے یہ!

- دستور ساز مجلس میں بحث و مباحثہ اور غور و فکر کے بعد فیصلہ لیا گیا۔ مخالف آرا کا احترام اور ان کی مناسب تجویزوں کو قبول کرنا دستور سازی کے عمل کی خصوصیت تھی۔
- دستور کو مکمل کرنے میں ۲/ سال، ۱۱/ مہینے اور ۱۷/ دن کا عرصہ لگا۔
- بنیادی دستور میں کل ۲۲/ حصے، ۳۹۵/ آرٹیکل (دفعات) اور ۸/ شیڈول (ضمیمے/ جدول) ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ڈاکٹر راجندر پرساد، جواہر لال نہرو، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر، ولبھ بھائی پٹیل، مولانا ابوالکلام آزاد، سروجنی نائیڈو، جے۔ بی۔ کرپلانی، راجکماری امرت کور، درگا بائی دیشمکھ، ہنسا بین مہتا وغیرہ دستور ساز مجلس کے رکن تھے۔ دستور ساز مجلس کے قانونی مشیر کے طور پر ماہر قانون بی۔ این۔ راؤ کا تقرر کیا گیا تھا۔

۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء سے دستور میں درج قوانین کے مطابق ہمارے ملک کے حکومتی اُمور چلانے کا آغاز ہوا۔ اسی روز بھارت کا جمہوری ملک کے طور پر وجود عمل میں آیا اس لیے ۲۶/جنوری کا دن 'یومِ جمہوریہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

سردار ولبھ بھائی پٹیل

مولانا ابوالکلام آزاد

سروجنی نائیڈو

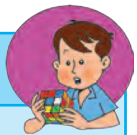

آیئے، کر کے دیکھیں۔

کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کی جماعت کے معاملات قوانین کے مطابق چلیں؟ اس ضمن میں آپ کن قوانین کو شامل کریں گے۔ اپنی جماعت کے لیے قوانین کی فہرست تیار کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے آبی انتظام، خارجہ تعلقات، ملکی تحفظ، صحافت، معاشیات اور سماجی انصاف جیسے شعبوں میں بھی خدمات انجام دی ہیں۔

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر بھارت کے دستور کا مسودہ دستور ساز مجلس کے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد کو پیش کرتے ہوئے۔

مشق

(۱) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ دستوری ترمیمات (شقیں)

۲۔ یومِ دستور

(۲) بحث کیجیے :

۱۔ دستور ساز مجلس تشکیل دی گئی۔

۲۔ ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کو بھارت کے 'دستور کا معمار' کہا جاتا ہے۔

۳۔ حکومتی اُمور میں شامل موضوعات

(۳) مناسب متبادل تلاش کرکے لکھیے :

۱۔ کس ملک کا دستور مکمل طور پر تحریری شکل میں نہیں ہے؟

(الف) امریکہ (ب) بھارت

(ج) برطانیہ (د) ان میں سے کوئی نہیں

۲۔ دستور ساز مجلس کے صدر کون تھے؟

(الف) ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر

(ب) ڈاکٹر راجندر پرساد

(ج) درگا بائی دیشمکھ

(د) بی۔این۔راؤ

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے کون دستور ساز مجلس کے رکن نہیں تھے؟

(الف) مہاتما گاندھی

(ب) مولانا ابوالکلام آزاد

(ج) راجکماری امرت کور

(د) ہنسا بین مہتا

۴۔ مسودہ کمیٹی کے صدر کون تھے؟

(الف) ڈاکٹر راجندر پرساد

(ب) سردار ولبھ بھائی پٹیل

(ج) ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر

(د) جے۔بی۔کرپلانی

(۴) اپنی رائے لکھیے :

۱۔ حکومت کو کن موضوعات پر قانون سازی کرنا ہوتی ہے؟

۲۔ ۲۶ جنوری کو یومِ جمہوریہ کے طور پر کیوں منایا جاتا ہے؟

۳۔ دستوری ترمیمات کے مطابق حکومتی اُمور چلانے کے فائدے لکھیے۔

سرگرمی :

۱۔ دستور ساز مجلس کے لیے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں۔ ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور ان کمیٹیوں کے ناموں کی جدول تیار کرکے ناموں کے ساتھ تصویروں کا البم بنائیے۔

۲۔ آپ کی اسکول میں یومِ جمہوریہ کیسے منایا گیا؟ اس کا احوال تیار کیجیے۔

۳۔ دستور ساز مجلس کے ارکان کی تصویروں کا البم بنائیے۔

***